تعارف و تبصرۂ کتب

نام کتاب : خطبات ختم نبوت (جلد اول)

مرتب : مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ضخامت : ۳۸۴ صفحات

قیمت : ۱۵۰ روپے

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان

امت مسلمہ کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ رہا کہ سلسلہ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ پہلے انبیاء خاص خاص علاقوں کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں آنے والے تمام لوگوں کے لئے نبی رحمت بن کر آئے۔ اب نہ کوئی نیا نبی آئے گا نہ کوئی نئی امت ہو گی۔ یہ عقیدہ مسلمانوں کے تمام مسالک کے علماء و مشائخ کے ہاں متفق علیہ ہے اور کبھی اس میں شک نہیں ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی ایک بڑے عالم کے طور پر ابھرا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ میں زور قلم اور طاقت لسانی کے ساتھ جھوٹ کو سچ ثابت کر سکتا ہوں۔ چنانچہ اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ ظاہر ہے وقت کے علمائے حق کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے یہ بات قطعاً قابل قبول نہ تھی۔ چنانچہ ہر طرف سے مخالفت ہوئی۔ مرزا نے وقت کے انگریز حکمرانوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے ان کی شان میں قصیدے کہے اور اپنے کو فرنگیوں کا خود کاشتہ پودا کہا۔ اس طرح اسے واقعی بدیشی حکمرانوں کی حمایت حاصل ہو گئی۔ اور اس کے پیرو کاروں کا ٹولہ بڑھتا چلا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد علمائے حق نے مرزائیوں کے ناپاک مذہبی اور سیاسی عزائم کو بھانپ لیا تو ان کے خلاف پورے زور سے مہم کا آغاز کر دیا۔ زیر تبصرہ کتاب ان ہی علمائے ربانی کے خطبات پر مشتمل ہے' جنہوں نے مرزا کی جھوٹی نبوت کے راز کو فاش کیا اور عوام الناس پر مرزا کی تحریروں سے یہ بات واضح کر دی کہ وہ کسی طور پر بھی ایک اچھا انسان نہیں ہے' چہ جائیکہ وہ نبی ہو۔ مسلمانوں نے علماء کا ساتھ دیا' احتجاج ہوئے' علماء نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں' حکومت کے ساتھ تصادم ہوا۔ بہت سے مسلمانوں نے تحفظ ختم نبوت کی خاطر جام شہادت نوش کیا۔ بالاخر ذوالفقار علی بھٹو حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزائیوں کو آئینی طور پر کافر قرار

دے دیا گیا۔ "خطبات ختم نبوت" میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے علاوہ پندرہ علمائے ربانی کی شاہکار تقاریر کو جمع کیا گیا ہے۔ جن میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ قادیانی فتنہ کی سنگینی کو طشت ازبام کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ مرزا اپنے پیروکاروں کے علاوہ دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتا ہے۔ اس کے خیال میں حضرت محمد ﷺ خاتم النبین نہیں بلکہ مرزا خاتم النبین ہے۔ مرزا کی تحریریں بداخلاقی کا مرقع ہیں۔ اپنی کتاب "آئینہ کمالات" میں وہ لکھتا ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ حرامی ہے۔ پھر اپنی کتاب "نور الاسلام" میں اپنے مخالفین کو سور اور ان کی بیویوں کو کتیاں کہتا ہے۔ یوں نبوت کا دعویٰ کرنے والا خود کو ایک اچھا انسان بھی ثابت نہیں کر سکا۔ اس نے بہت سی پیش گوئیاں کیں مگر وہ بے معنی' فضول اور جھوٹی تھیں۔ کہتا تھا میں مکہ یا مدینہ میں مروں گا مگر لاہور میں ہیضہ کی وبا سے ہلاک ہوا۔ اس کی کتاب کے صفحہ ۸۸ پر مرزا کی تحریروں سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو : "غرض یہ ایک جماعت ہے جو انگریزی سرکار کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے' سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار اور جاں نثار ثابت کر چکی ہے۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری کا لحاظ کریں"۔ اسی طرح ملکہ وکٹوریہ کو ایک خط میں لکھتا ہے : "اے ملکہ معظمہ! تیری نیک نیتی کی کشش ہے۔ میں اوپر کا نور ہوں اور تو نیچے کا نور۔ نیچے کے نور نے اوپر کے نور کو کھینچا"۔ اس طرح مرزا نے ثابت کر دیا کہ وہ خوشامدی اور مطلب پرست ہے۔ اس کے برخلاف انبیاء تو استقامت کا پہاڑ ہوتے ہیں۔ حق گوئی اور بے باکی ان کا وصف اول ہوتا ہے۔ کافر حکومت کا موید و وفادار بھی کبھی نبی ہو سکتا ہے!

مصنف کی کاوش قابل تعریف ہے کہ اس نے اکابرین کی شاہکار تقاریر محنت کے ساتھ جمع کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔ اس طرح ان بزرگوں کی جدوجہد' بے باکی' مستقل مزاجی اور عزم و ہمت کو آشکارا کیا گیا ہے جو بعد میں آنے والوں کے لئے یقیناً مشعل راہ ہیں۔

کتاب کی افادیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا' البتہ کتابت کی بے شمار غلطیاں ہیں جو قاری کی طبیعت پر گراں گزرتی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۲۲ پر درخواست کو درخواستی' صفحہ ۵۶ پر سورت کو صورت' صفحہ ۷۱ پر شعر کے اندر الفاظ آگے پیچھے' صفحہ ۹۲ پر خلافت کی بجائے خلاف' صفحہ ۹۸ پر آیت میں ھم کی بجائے ھو' صفحہ ۱۰۶ پر رسول کریم کی بجائے رسول اکریم' صفحہ ۱۳۲ پر گولی چلادی' کے بجائے گولی چلادی گئی' صفحہ ۱۴۰ پر دنوں کے بجائے دونوں لکھا ہے۔ اسی طرح کتاب کے اندر بہت سی جگہ عدم

ربط بھی قاری کو پریشان کرتا ہے۔ مثلاً صفحہ ۴۸ پر آخری پیرا "نجات سمجھتے ہیں...." سے شروع ہوتا ہے لیکن یہ ماقبل عبارت کے ساتھ مربوط نہیں۔ صفحہ ۲۱۱ پر صرف پانچ سطریں لکھی ہیں باقی صفحہ خالی پڑا ہے مگر صفحہ ۲۱۲ "فیصلہ کریں...." کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے جو پچھلے صفحے کے ساتھ مربوط نہیں۔ صفحہ ۲۱۴ کا آخری فقرہ نامکمل ہے۔ اس طرح کی اغلاط قاری کی طبیعت میں انقباض پیدا کرتی ہیں۔ ان کی اصلاح کر کے اس مفید کتاب کو زیادہ مفید بنایا جا سکتا ہے۔ مزید یہ کہ کیا ہی بہتر ہوتا اگر ہر خطبے سے پیشتر خطیب کے نام کے ساتھ تاریخ اور مقام خطاب بھی لکھ دیا جاتا۔

(تبصرہ نگار : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ)

بقیہ : "ایک اہم اقتصادی مسئلہ اور اس کا حل"

یہ شرعاً سود کہلا سکتا ہے؟ قرض کی لین دین نوٹوں کی شکل میں ہوئی تھی اور قیمت کی تقلیل بھی نوٹوں میں ہوئی ہے۔

جواب : اس قرض میں لئے ہوئے نوٹوں کی' قرض لینے کے زمانہ میں جتنی چاندی ملتی یا جتنا سونا ملتا تھا اتنی چاندی میں یا اتنے سونے میں جتنے نوٹ آج بوقت ادا ملیں اتنے ہی نوٹ دینے ہوں گے۔ پس نقدان میں جو زیادہ رائج ہو گا اس کا اعتبار ہو گا۔ اور نوٹ اس کے تابع ہو گا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (نظام الفتاویٰ' ص ۳۳۲' جلد اول)

علاوہ ازیں میرے ایک عالم دوست نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اسی طرح کا ایک سوال لکھ کر بطور استفتاء پاکستان کے بڑے دارالعلوموں کے دارالافتاؤں کو بھیجا اور سب نے فتویٰ کے طور پر تقریباً وہی جواب دیا جو دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء کا تھا اور جو اوپر ذکر کیا گیا۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ علماء کرام اور مفتیان عظام کی اکثریت اس پر متفق ہے کہ مسئلہ زیر بحث کے متعلق دوسری رائے ہی درست ہے۔ مسلمانوں کو اس پر ہی عمل کرنا چاہئے۔

☆ ☆ ☆